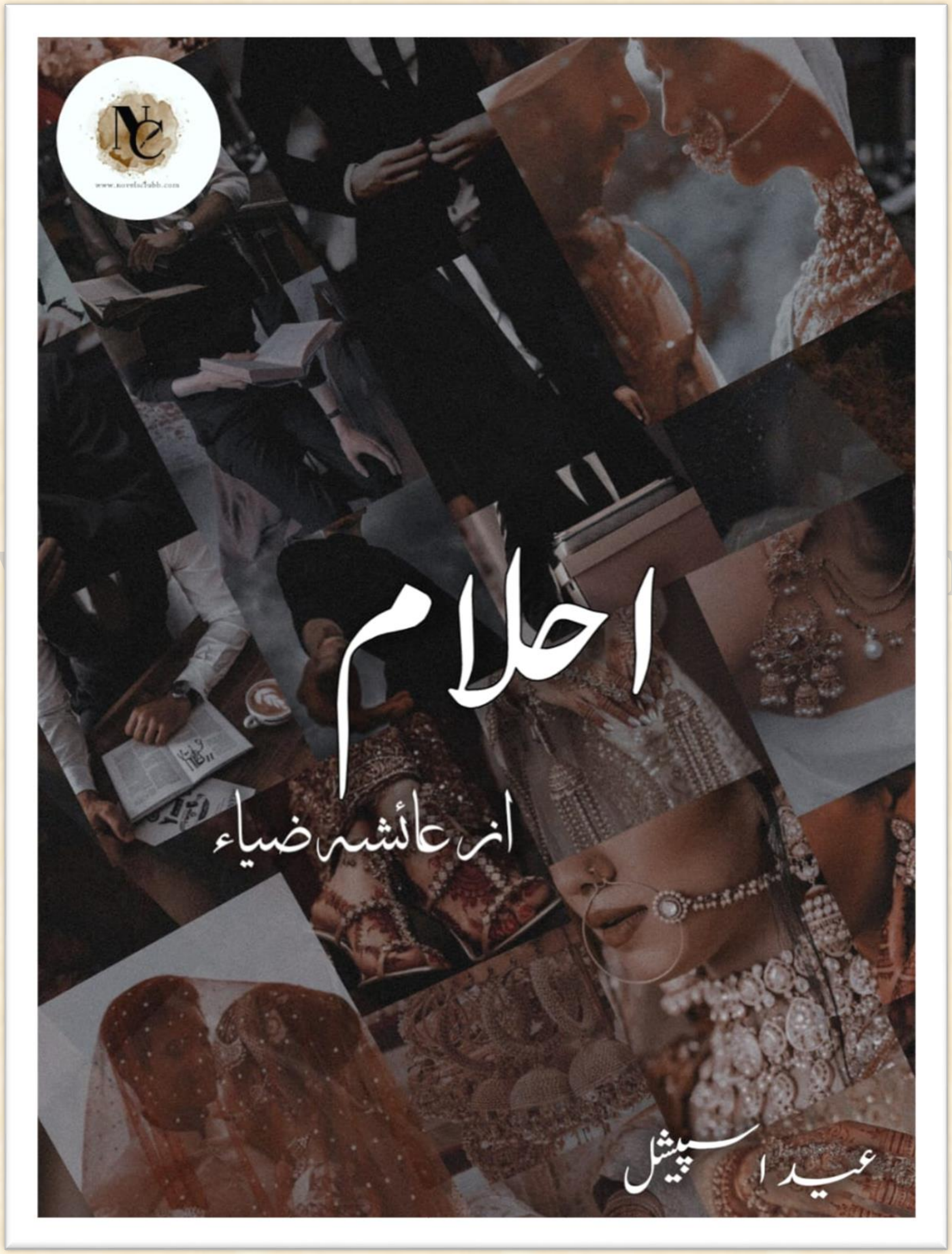
احلام
از عائشہ ضیاء
عید اسپیشل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احلام

از عائشہ ضیاء

یہ دنیا بلکل ایک رنگین تصویر کی مانند ہے۔اس میں رہتے لوگ،انکے انداز،

www.novelsclubb.com

انکے خیال اور انکی شخصیت بلکل ان رنگوں کی طرح ہے مختلف،الگ اور نرالی۔

اسی رنگین دنیا میں ہی ایک رنگین ملک پاکستان کے رنگین شہر گجرانوالہ کی

رنگین گلی میں موجود چھوٹے سے رنگین مکان سے ہماری کہانی جڑی ہے۔ابھی

صبح کے سات بجے تھے۔گلی میں ہر طرف سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

کوئی بچہ پیٹ درد کا بہانا کر کہ سکول نا جانے کی جدو جہد میں لگا تھا تو کسی گھر سے

کچھ بچے سکول کے لئے مکمل تیار کھڑے تھے۔ کسی کے گھر سے گرما گرم

پراٹھوں کی خوشبو آرہی تھی اور کہیں کسی کے ابا اپنی بائیک سٹارٹ کر رہے

تھے۔ یہ محلہ بخشے والا تھا جو کہ چھ گلیوں پر مشتمل تھا۔ جس گلی میں ہم موجود ہیں

یہ گلی لوہاراں والی ہے جہاں ایک زمانے میں لوہار رہا کرتے تھے یا ان کی دکانیں

ہوتی تھیں۔ اب تو خیر وہ پرانے لوگ دنیا کہ مختلف کونوں میں جا بسے تھے۔ کچھ

وفات پا گئے تو کچھ اپنے بچوں کہ پاس مختلف شہروں کو منتقل ہو گئے۔ لیکن ایوب

صاحب آج بھی ادھر ہی تھے اپنی بیوی شکیلہ بیگم اور اپنی نواسی احلام کے

ساتھ۔ ان کا مکان آج بھی پہلے جیسا تھا۔ جوانی کے دنوں میں مختلف بینکوں میں

دن رات کام کر کہ ایوب صاحب نے اس مکان کو سنوارا اور اسے گھر بنانے اور

برقرار رکھنے والی تھی شکیلہ بیگم۔ ان کی بیٹی اپنے شوہر کے ساتھ جب ایک دفعہ

عمرے پہ گئی تھیں تو دوبارہ واپس نا آسکی کیونکہ اگلی ٹکٹ ان کی اللہ تعالیٰ کے

www.novelsclubb.com

پاس کی کٹی تھی۔اپنی بیٹی کی وفات کے بعد شکیلہ بیگم اور ایوب صاحب نے ہی

۔اپنی نواسی کو پالا تھا

احلام ! جا کے پرندوں کو پانی ڈال آؤ۔۔۔پھر نانا کے لیے انڈہ بنا دینا"۔شکیلہ "

بیگم نے

www.novelsclubb.com

اپنی نواسی کو آواز لگائی۔باقی گھروں کے برعکس ایوب صاحب کے گھر کی صبح

پانچ بجے ہو جاتی تھی۔ویسے پہلے تو اس گلی میں سب کی ہی صبح پانچ بجے ہی ہوتی

تھی لیکن جب سے یہ نیو جینیریشن آئی ہے تب سے ان گھروں کے بزرگ بھی

بگڑ گئے ہیں۔اور اب ان کی بھی صبح لاہوریوں کی طرح دوپہر میں ہی ہوتی

۔ہے

" جی نانو! آرہی ہوں۔" احلام جو شیشے کے سامنے

کھڑی تھی، فریش اور تیار سی لگ رہی

تھی۔ بادامی رنگ، چہرہ شفاف۔ معصومیت تو چہرے پر چھلک رہی تھی۔ ہلکا پھلکا

سامیک

www.novelsclubb.com

اپ چہرے پر لگایا ہوا تھا۔ نیلی قمیض اور سفید ٹراؤزر پہنے۔ بال پونی میں

باندھے اور سامنے سے درمیان میں سے مانگ نکال کر ماتھے کے دونوں

اطراف میں گرائے ہوئے تھے۔ کانوں میں ننھی ننھی بالیاں ڈالے، وہ اپنے

آپ کو شیشے میں دیکھ رہی تھی۔ "حسین تو میں بہت ہوں!" اپنے آپ کو داد

دی اور مسکرائی تو گہری نیلی آنکھیں چمک اٹھیں۔ دائیں آئی برو کے اوپر ایک تل

تھا جسے اس نے سیاہ سرمے سے مزید گہرا کیا۔ نیلا ڈوپٹا گلے میں ڈالا اور کمرے

۔سے باہر نکل آئی

وہ کمرے سے باہر آئی تو کھلا سا صحن واضح ہوا۔ اپنا نیلا کھوسہ پہنے وہ چھوٹے

چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔"آجاؤ اب! بنالیا ہے انڈہ میں نے۔"

۔نانی نے مڑے بغیر اس سے کہا

یہ کیا بات ہوئی! آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے کہ میں آگئی ہوں؟"وہ ان کے

"قریب آئی

اور ایک پیالے میں پانی بھرتے ہوئے ان سے پوچھا۔"یہ جو تم ایک کلو سرخی

پاؤڈر لگاتی ہو نا،اس کی خوشبو گلی کے نکر سے ہی آجاتی ہے۔"انھوں نے اس

"۔۔کے کندھے پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اب ایسی بھی بات نہیں ہے نانو! اتنا بھی میک اپ نہیں کرتی میں۔۔۔" صحن

"میں لگے سنک

کے اوپر لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے وہ بولی۔"۔۔۔ابھی آپ نے محلے

کی باقی لڑکیوں کو نہیں دیکھا وہ کتنا کتنا میک اپ تھوپتی ہیں۔"اس نے ٹوٹی بند

کی اور پیالا ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے بولی۔"احلام! دوسروں کی لڑکیاں کیا کرتی

ہیں اس سے مجھے کیا؟ وہ کرتی ہیں جو کرتی رہیں۔ان کے بڑے جانیں اور وہ

جانیں۔مجھے صرف تم کیا کرتی ہو اس سے مطلب ہے۔اب پرندوں کا پانی رکھ

بھی آؤ کے پیاس سے ہی مار دو گی بیچاروں کو!"نانی نے اس کے ہاتھ میں پکڑے

۔ہوئے پیالے کو دیکھتے ہوئے اس سے کہا

www.novelsclubb.com

پرندوں کی فکر ہے انہیں، پرندوں کو ہی پال لیتیں، مجھے کیوں پال رہی ہیں۔""""

۔۔منہ میں بڑبڑاتی وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی

سیڑھیوں پر دھیمے دھیمے قدم اٹھاتی وہ اوپر جا رہی تھی۔"میں نے بھی ایک دن ان پرندوں کی طرح اڑ جانا ہے۔" بڑبڑاتے ہوئے اس نے چھت کے دروازے کی کنڈی کھولی۔دروازہ کھلا تو سامنے ہی ڈھیروں پرندے اس کا استقبال کرنے بیٹھے ہوئے تھے۔جیسے وہ جانتے تھے کہ وہ ضرور آئے گی۔وہ آگے بڑھی اور پانی کا پیالہ ایک طرف رکھ دیا۔اب سب پرندے اپنی پیاس بجھانے میں مصروف تھے۔احلام ان کے قریب پنجوں کے بل بیٹھ گئی۔آج موسم اچھا تھا۔نا بہت گرمی، نا بہت ٹھنڈ۔ایسا موسم تھا کہ دل خوشگوار ہو جائے لیکن اس کا دل پھر بھی اداس تھا۔"تم لوگوں کے مزے ہیں، جب دل چاہے اڑ

www.novelsclubb.com

جاؤ، جب دل چاہے آرام کرو۔ کوئی کچھ نہیں پوچھتا۔اور ایک میں ہوں۔اپنی مرضی سے تو کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ نہیں، میری نانو بری نہیں ہیں، نا ہی میں ان کی برائی کر رہی ہوں۔بس کبھی کبھی میرا بھی دل کرتا ہے گھومنے پھرنے کا، اپنی مرضی سے کام کرنے کا۔ لیکن نہیں، مجھ پر تو ان کو بھروسا ہی نہیں ہے۔"وہ پانی پیتے ہوئے پرندوں سے مخاطب تھی۔یہ اس کا معمول تھا۔ساتھ پرندوں کو پانی پلاتی، ساتھ اپنے دکھڑے سناتی۔"بس اتنی سی خواہش ہے میری کہ لاہور جا کہ پڑھائی کر لوں، میں کونسا کوئی امریکہ، کینیڈا یا ترکی جانے کی زد کر رہی ہوں۔یہ پاس ہی تو ہے لاہور۔"اس نے ہاتھ اٹھا کہ بس سٹاپ کی طرف اشارہ کیا۔ تبھی اس کی نظر سامنے والے گھر پر پڑی۔سامنے والا گھر ڈاکٹر چوہدری کا گھر تھا۔ڈاکٹر چوہدری خود لاہور میں ہوتے تھے اور یہ والا گھر انہوں نے کرائے پر دیا ہوا تھا۔ان کے زیادہ تر کرائے دار وہ نوجوان طالب علم ہوتے تھے جو

www.novelsclubb.com

دوسرے شہروں سے ادھر پڑھنے آتے تھے یا پھر گجرانوالہ میں ہی کوئی نہ کوئی چھوٹا موٹا ساگھر کرائے کہ لیے ڈھونڈ رہے ہوتے تھے۔لیکن ہر بار ادھر الگ ہی نسل کا رنگ برنگا نوجوان آتا کہ ہمیشہ محلے والے اس سے تنگ آکر خود ہی اس کی چھٹی کروا دیتے۔ابھی بھی ڈاکٹر چوہدری کا اسسٹنٹ کسی نوجوان سے ہی بات کرتے دکھائی دے رہا تھا۔نانی نے ممٹی کے زیادہ قریب جانے سے منع کیا ہوا تھا۔اس لئے اس نے فوراً سر پہ ڈوپٹا سہی سے لیا اور ایک طرف کھڑی ہو گئی۔نوجوان کی پیٹھ اس کی طرف تھی اس لیے اس کا چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔

تبھی اس کی نظر ساتھ والے گھر کی چھت پر پڑی۔محلہ بختے والوں کے گھر ایک دوسرے کے اتنے قریب قریب تھے کہ سب کی چھتیں آپس میں ملتی تھیں۔

ساتھ والے گھر کی چھت پر ایک نوجوان لڑکی کھڑی گیلے کپڑے تار پہ لٹکا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اے گل! کیسی ہو؟"احلام نے گل کو آواز لگائی تو وہ کرنٹ کھا کر پلٹی۔اس کی تو جیسے کانپیں ٹانگ گئی-اوہ میرا مطلب ٹانگیں کانپ گئی تھیں۔"کیا کر رہی ہو؟"احلام نے گل سے نہایت معصومانہ انداز میں سوال کیا۔"ک۔۔۔کچھ نہیں،ک۔۔۔کپڑے ڈالنے آئی تھی۔"گل نے بروقت مسکرانے کی کوشش کی،فوراً سے کپڑوں والی بالٹی اٹھائی اور نیچے کی طرف دوڑ لگائی۔"ہنہ! کپڑے ڈال رہی تھی یا ڈورے؟"وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی پرندوں کی طرف چلی گئی۔ ایک نظر سامنے والی چھت پہ ڈالی،وہاں اب کوئی نہ تھا۔"چلو جی! اب ایک اور رنگین کرائے دار آئے گا اور اس محلے میں شگل میلا لگائے گا"۔

www.novelsclubb.com

احلام جو کچھ دیر پہلے اداس اداس سی اوپر گئی تھی، اب قدرے بہتر نظر آ رہی

تھی۔وہ تیز تیز سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ نانی نے اسے آواز لگائی "آرام سے

اتر بیٹے" "آپ کو پتا ہے نانو؟ سامنے ایک نیا کرائے دار آرہا ہے۔" وہ اب اپنے

لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔ایک پیالی میں اس نے انڈا ڈالا اور پھر پیاز چکور شیپ میں

کاٹنے لگی۔"اچھا؟ ادھر ڈاکٹر چوہدری کے ہاں؟"نانی نے ایک ٹوکری میں

بھنڈیاں ڈال کے سوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔"ہاں جی! ابھی اوپر ہی ان کا وہ

اسسٹنٹ کسی کو گھر دکھا رہا تھا۔"آہلم نے آملیٹ پین میں نکالا اب پین سے

'پھٹ پھٹ' کی آوازیں آرہی تھیں، اتنی ہی دیر میں اس نے پیکٹ میں سے بریڈ

کے تین سلائس نکالے۔"بس اس بار کسی نمونے کو نا دے گھر کرائے پر

چودھری۔"بھنڈیاں کاٹتے ہوئے نانی نے دعا کی۔آملیٹ کو پلیٹ میں نکال کر

اور بریڈ کو ہلکا سا سیک لگوا کہ آہلم نے بریڈ پلیٹ میں رکھی اور پھر اوپر کالی مرچیں

www.novelsclubb.com

چھڑ کنے لگی۔اب وہ نانی کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھی اور پلیٹ میز پہ رکھی۔

سامنے ہی بر آمدے کے آگے لکڑی کا دروازہ لگا تھا جس پر جالی لگی ہوئی تھی اور

ہرے رنگ کے پردے لگے تھے۔جالی میں سے بچے سکول یونیفارم پہنے ہوئے

آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔"نانو میں سوچ رہی تھی، میں نے آگے

پڑھنا تو ہے تو لاہور نہ چلی جاؤں؟ پڑھنے۔"اس نے بڑے معصومانہ انداز میں

سوال کیا۔"نہیں!"سامنے سے ایک ہی لفظ میں دوٹوک جواب آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟؟؟مسئلہ کیا ہے؟اتنی لڑکیاں جاتی ہیں لاہور پڑھنے۔"اس نے اسرار

کرنے والے انداز میں کہا۔ان چھوا آملیٹ ابھی گرم ہی تھا۔"میں نے کتنی بار

کہا ہے،دوسروں کی لڑکیاں کیا کرتی ہیں اس سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

ویسے بھی ہمارا کونسا کوئی رشتے دار ہے لاہور میں جس کے پاس میں تجھے بھجواؤں

اور اب تو گجرانوالہ میں بھی اچھی خاصی یونیورسٹیاں کھل گئی ہیں،وہاں چلی جا،

پڑھنا ہی ہے نا!"نانی نے اسے نا بھجوانے کی ہر وجہ بتادی، وہ اسے دیکھ نہیں رہی تھیں، پر انکا سارا دھیان اسی کی طرف تھا۔"لیکن میں ہاسٹل-"وہ اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی نانی نی کہا"احلام! جاوہ ہانڈی کے نیچے آگ جلا کے آ، اور چائے بھی لا کے دے مجھے۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔"وہ جو ابھی کچھ کہنے والی تھی خاموش ہو گئی۔"اچھا جی!"مایوسی سے اٹھی، ایک نظر نانی کو دیکھا اور چولہے کی طرف بڑھ گئی۔ میز پر پڑا آملیٹ اب ٹھنڈا ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

دو دن یونہی گزر گئے۔ آج موسم خوشگوار تھا۔ احلام اور نانی صحن میں بیٹھے تھے۔ نانا ابھی باہر واک کے لئے گئے تھے۔ یہ ان کی روٹین تھی۔ پہلے وہ صبح چھ بجے شیر انوالہ باغ جاتے اور پھر شام کو پانچ بجے۔ نانی بھی باغ جاتی تھیں تو اکثر اس کو بھی ساتھ لے جاتیں۔ وہ چھوٹی ہوتی تھی تو جھولے جھول لیتی یا بچوں

کے ساتھ کھیل لیتی لیکن جب سے بڑی ہوئی تب سے اس کے یہ شوق ختم ہو گئے تھے۔اب تو بس کبھی مہینے میں ایک بار چلی جاتی تھی وہ بھی نانی کے کہنے پہ۔اس کی نانی بھی اس کی طرح شروع سے دبلی پتلی سی تھیں، لیکن ان کی صحت بہت اچھی تھی۔ باغ میں آنے والی خواتین میں سے سب سے زیادہ سٹیمینا انہی کا تھا۔اور وجہ صرف مسلسل واک اور اچھی غذا تھی۔اس کے باغ کم جانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کے کچھ آنٹیاں بلاوجہ فری ہوتی تھیں۔اور اسے بس یہی کہتی رہتی تھیں کہ "کچھ کھایا پیا کرو"، "صحت بناؤ"، "نانی کی طرح سمارٹ سی ہو"۔اب وہ سب کو یہ بتا بتا کہ تنگ آچکی تھی کہ وہ ایسی ہی ہے۔ چاہے جتنا مرضی کھالے پر لگتا نہیں۔نانی نے بھی کبھی اسے جانے کے لیئے فورس نہیں کیا، وہ مہینے میں ایک بار چلی جاتی یہی بڑی بات تھی۔"باہر ٹرک کھڑا ہوا ہے۔شاید آج سامنے شفٹنگ ہو رہی ہے۔"احلام نے جالی کے

www.novelsclubb.com

دروازے سے نظر آتے ٹرک کو دیکھتے ہوئے کہا۔ہاتھ میں چائے کا گرما گرم

کپ لیئے وہ کرسی پہ ٹانگیں اوپر کیے بیٹھی تھی۔آج اس نے سفید کرتے پجامے

پہ گلابی ٹائی اینڈ ڈائی دوپٹہ پہن رکھا تھا۔بال آج بھی پونی میں بندھے تھے۔اور

ہلکا پھلکا میک اپ چہرے پر لگایا ہوا تھا ہاتھ میں نانی کی کانچ کی گلابی چوڑیاں پہن

رکھی تھیں جو نانی کی شادی کے زمانے کی تھیں۔اسے اپنی چیزیں پہننے سے زیادہ

نانی کی پرانے زمانے کی چیزیں پہننا پسند تھا۔"ہاں، گل کی امی بتا رہی تھی کہ

چوہدری صاحب کا بھتیجا ادھر شفٹ ہونے لگا ہے۔لاہور سے آیا ہے۔"نانی

نے پورے جملے میں "لاہور سے آیا ہے" پہ زور دیا تھا۔وہ جو چائے کا گھونٹ

بھرنے لگی تھی، وہیں ٹھہر گئی۔نانی نے سہی جگہ پہ وار کیا تھا۔"ویسے یہ

چوڑیاں تیرے ہاتھ میں اچھی لگ رہی ہیں۔"نانی کی نظر چوڑیوں پر پڑی تو وہ

تعریف کیے بغیر نا رہ سکیں۔"تھینک یو!"اس نے نانی سے کہا۔نانی نے بھی

www.novelsclubb.com

سہی پہلے زخم پہ نمک چھڑ کا اور پھر فوراً سے مرحم بھی لگا دیا۔"ٹکٹ ٹولا ہور۔"

۔چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ منہ میں بڑبڑائی

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ایوب صاحب ابھی باغ سے واپس آرہے تھے۔گلی کے باہر ایک ٹرک کھڑا تھا۔

مزدور اس پر سے سامان اتار رہے تھے۔ساتھ ہی ایک دراز قد نوجوان سامنے

کھڑا ٹرک ڈرائیور سے کچھ بات کر رہا تھا۔ایوب صاحب ان کے قریب گئے تو

ڈرائیور نے خود ہی انہیں سلام کیا۔"السلام علیکم !ایوب صاحب کیسے ہیں

آپ؟"ڈرائیور نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو ایوب صاحب نے بھی اسے

جواب دیا۔"وعلیکم السلام۔شیدے؟ کیسے ہو؟"ایوب صاحب کو اچانک سے

اسکا اصلی نام یاد نہیں آیا تھا۔یہاں کے لوگوں نے اکثر ہی ایک دوسرے کے نام کسی خاص خصوصیت کی وجہ سے رکھے ہوتے تھے۔اکثر لوگوں کو ان کے اصلی ناموں کا پتا ہی نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ دوسرے نام اس قدر مشہور ہو جاتے تھے کہ اصلی نام پوچھنے کی نوبت ہی نہ آتی۔شیدے کا اصلی نام راشد تھا۔اس کے دوستوں نے اسے شیدا کہنا شروع کیا تو آہستہ آہستہ پورے محلے کی زبان پر یہ نام چڑھ گیا۔اور بھی ایسے ڈھیروں نام تھے جو یہاں سننے کو ملتے تھے۔ان کو بھی راشد کا اصل نام یاد نا رہا تھا اس لیے انہوں نے اسے پھر اسی نام سے مخاطب کیا۔"میں جی بالکل ٹھیک ٹھاک! تسی سناؤ؟"شیدے نے ان سے پنجابی میں حال چال پوچھا۔"بس اللہ کا کرم!"انہوں نے اسے جواب دیا تبھی جو نوجوان ۔ان دونوں کو تب سے چپ چاپ کھڑا دیکھ رہا تھا بولا

www.novelsclubb.com

اسلام وعلیکم !"نوجوان نے اپنی گہری آواز میں سلام کیا تو ایوب صاحب اس"

کی طرف متوجہ ہوئے۔نوجوان کا سفید رنگ گرمی کی وجہ سے ہلکا پڑ گیا تھا۔

گہری بھوری آنکھوں میں تھکاوٹ تھی۔پیشانی پہ پسینہ۔بال بکھرے ہوئے۔

بنائیں آئیبرو کے اوپر گہرہ سیاہ تل۔نوجوان کے نقوش تیکھے تھے۔حلیا بھی زرا

۔خراب تھا پر ظاہر ہوتا تھا کے یہ کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے

"واعلیکم السلام! برخوردار۔"اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے انہوں نے اسے پیار

دیا۔

☆☆☆☆☆☆

ایوب صاحب کو اس مکان کے پہلے کسی کرائے دار کو دیکھ کر اتنی خوشی اور

اطمینان کا احساس نہیں ہوا تھا۔پر اس نوجوان میں واقعی کچھ بات تھی کہ ان کو

www.novelsclubb.com

اس کو دیکھتے ہی دل خوش ہو گیا تھا۔نوجوان نے مہز سر کو خم دیا۔"چوہدری

صاحب کیسے ہیں؟بہت دیر ہو گئی انہوں نے یہاں چکر نہیں لگایا۔"ایوب

صاحب نے بات جاری کی۔ایساوہ بہت کم کرتے تھے۔"جی بس آج کل ان کی

مصروفیات کچھ زیادہ ہیں انشاءاللہ جلد ہی چکر لگائیں گے وہ ادھر کا۔"اس نے

سادہ سے انداز میں انہیں اطلاع دی۔"اچھا اچھا۔چلو انہیں میرا سلام دینا بیٹے۔

اللہ خیر کرے۔"ایوب صاحب نے نوجوان کی پیٹھ پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

سلام دعا کے بعد وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور نوجوان اپنے باقی کے کام میں

۔مصروف ہو گیا

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ایوب صاحب گھر میں داخل ہوئے تو احلام اور نانی نے ان سے سلام کیا۔ احلام نانا کو پانی دے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ منہ ہاتھ دھو کہ جب وہ فارغ ہوئے تو سوفے پر بیٹھے۔ "پھر کیا بات ہو رہی تھی باہر؟" نانی نے پوچھا۔ "بات کیا ہونی تھی، سلام دعا ہی کی ہے بس، باہر شیدا کھڑا تھا اس سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔" نانا نے انہیں اطلاع دی۔

یہ جو لڑکا ہے، یہ اکیلا ہی رہنے آیا ہے ادھر؟" نانی نے مزید تفتیش کی۔ "لگ تو یہی رہا ہے۔ میری زیادہ بات چیت نہیں ہوئی۔ ویسے لگ تو اچھے گھر کا رہا ہے۔" نانا نے انہیں بتایا۔ "اچھا اچھا۔ شکر ہے۔ ورنہ تو چن چن کے نمونے لاتا ہے چوہدری" نانی نے بنائی کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

احلام کتابیں کھولے پلنگ پر بیٹھی تھی۔ بال پین منہ میں ڈالے وہ کسی گہری سوچ میں مبتلا تھی۔اس کمرے کو دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے کسی نے پرانے زمانے کی بلیک اینڈ وائٹ فلم میں ایک رنگین فلم ڈال دی ہو۔ویسے تو اس کمرے کا فرنیچر اور طرز و تعمیر پرانا تھا پر اسے اچھے طریقے سے سجایا گیا تھا۔اس کمرے میں موجود سارا سامان نانی کی شادی کے زمانے کا تھا۔احلام کو بھی یہ پسند تھا اس لیے اس نے کبھی تبدیل کرنے کو نہیں کہا اور یہ سامان اس قدر پائیدار تھا کہ اتنے برس گزرنے کے بعد بھی ابھی تک چل رہا تھا۔بیڈ کے ارد گرد رنگ برنگے ڈوپٹے لٹکائے ہوئے تھے۔لکڑی کی الماری اور ڈریسنگ ٹیبل پر ویسے ہی رنگے ہوئے شیشے لگے تھے کہ ان کے اوپر مزید کچھ لگانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔البتہ ایک چیز تھی جو احلام کو سخت ناپسند تھی۔اس کمرے کا پینٹ۔یہ کمرہ جو ایک زمانے میں گہرہ سبز رنگا گیا تھا، آج بھی ویسا ہی

www.novelsclubb.com

تھا۔پتا نہیں کیا سوچ کے نانا نے یہاں سبز رنگ کروایا تھا۔وہ بھی اس قدر گہرا۔

وہ جو کسی خیال میں گم تھی،اٹھ کے بیٹھی۔پھر پلنگ سے اتری،چپل پہنی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکھڑی ہوئی۔"میری پیاری نانو!نہیں۔۔۔دوبارہ" اس نے ایک لمبی سانس اندر کو کھینچی۔"نانو!آپ تو اتنی اچھی ہیں نا۔"دوبارہ ٹھہری۔"نانو پلیز لاہور جانے دیں پکا پڑھ کے واپس آجاؤں گی پھر جو آپ کہیں گی وہ کروں گی پرامس۔"اب جو وہ بولی تو ایک سانس میں ہی سب کہہ گئی۔

"نہیں نہیں نہیں یارررر!ایسے تو وہ کبھی بھی نہیں مانیں گیں۔"اس نے شکست خوردہ انداز میں آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔"نام رکھا ہے احلام،یعنی خواب۔لیکن میرے خوابوں کے اوپر انکبوت بنے بیٹھے ہیں۔"اس نے ہاتھ سے چوڑیاں اتاریں اور ڈریسنگ ٹیبل پر تقریباً پھینکیں۔یہ دن بھی یونہی گزر گیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

ابھی گجرانوالہ میں دوپہر کے دو بج رہے تھے۔ سورج یوں تپا ہوا تھا جیسے کوئی اس کی محبوبہ کو لے کے بھاگ گیا ہو۔ جہاں کچھ گھروں میں اس وقت دوپہر کا کھانا کھایا جارہا تھا اس وقت ایوب صاحب کے گھر میں سب اپنے کاموں سے فارغ ہو چکے تھے۔"احلام شام کو میرے ساتھ بازار چلو گی؟"نانی سوفے پہ بیٹھی بنائی کررہی تھیں جب انہوں نے اس سے پوچھا۔"چلی جاؤں گی۔رابیل کو بھی لے جائیں گے اس نے بھی کچھ چیزیں لینی تھیں۔"اس نے انھیں جواب دیا۔

اس وقت وہ لوگ اپنے صحن میں موجود تھے۔ وہ اپنی مخصوص کرسی پر ٹانگیں اوپر کیے بیٹھی تھی۔ یہ وقت دن کا سب سے بورنگ وقت ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ

www.novelsclubb.com

لوگ سارے کاموں سے فارغ ہو چکے ہوتے تھے۔اور باہر گرمی ہی اتنی ہوتی تھی کے نکلنے کا دل ہی نہیں چاہتا۔"اچھا پھر اسے بتا دینا کہ ہم شام کو جائیں گے۔"نانی نے کہا تو اس نے مہز سر ہلایا۔رابیل احلام کی اکلوتی سہیلی تھی۔وہ دونوں ایک ہی ساتھ ہی بڑی ہوئیں تھیں۔گو کہ رابیل اس سے ایک سال ۔بڑی تھی لیکن اس ایک سال کا فرق کبھی ان کے بیچ میں نا آیا تھا

یاد آیا۔وہ پلنگ بھی بیٹھک میں رکھوانے ہیں۔اب گرمیاں آرہی ہیں اور" صرف بیٹھک ہی ہے جو گرمیوں میں بھی ٹھنڈی رہتی ہے۔"نانی کو یاد آیا تو انہوں نے اس سے کہا۔"اب نانا ابو میں تو ہمت ہے نہیں۔تو بیڈ رکھے گا ۔کون؟"اس نے ان سے پوچھا

مجھے شام کو بازار جاتے ہوئے یاد کروا دینا۔یہ سامنے والا لڑکا ہے نا اس کو بول" دوں گی۔۔"نانی نے نہایت لاپرواہ انداز میں کہا۔"نانی جان! وہ ابھی ابھی تو آیا

www.novelsclubb.com

ہے۔ بھلا اسے اتنا فری کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم کسی اور سے کہہ دیں

گے۔" وہ کرسی پہ آگے کو ہو کے بولی۔ "میری ماں نا بن۔ مجھے پتا ہے کس سے

۔ کیا کروانا ہے۔" نانی جھٹ سے بولیں تو وہ واپس خاموشی سے بیٹھ گئی

☆☆☆☆☆☆

شام کا وقت تھا۔ نیلے آسمان میں ایک ٹھنڈک سی تھی اب نانا واک پر جانے کے

لیے نکلے تو وہ دونوں بھی ان کے ساتھ ہی نکل آئیں۔ گلی میں اس وقت چند ہی

لوگ نظر آرہے تھے۔ نانا گھر کو تالا لگا کر باغ کی طرف بڑھ گئے اور احلام دو گھر

چھوڑ کر رابیل کو بلانے گئی تھی۔ نانی تھڑے پر بیٹھ گئیں۔ تبھی سامنے والے

گھر سے وہ نوجوان نکلا نظر آیا۔ اس دن کے برعکس آج وہ زیادہ فریش اور ہینڈسم

لگ رہا تھا۔ نیوی بلیو ٹی شرٹ اور بلیو جینز کے ساتھ وائٹ سنیکرز پہنے وہ

سیڑھیاں اترا۔شکیلہ بیگم کو دیکھ کرر کااورانہیں سلام کیا۔نانی نے اسے جواب

۔دیا۔اور پھر تفتیش شروع کردی

کیانام ہے بیٹے تمہارا؟"نانی نے پوچھا"

وہ اب ان کے سامنے کھڑا تھا۔"مجھے فرزان بھی کہتے ہیں،اور فہیم بھی!"

۔لڑکے نے سینے پرہاتھ رکھ کہ اپنا تعرف کروایا

www.novelsclubb.com

ہیں؟بھلا یہ کیا بات ہوئی میاں؟فرزان بھی،فہیم بھی؟"نانی کو کچھ حیرت"

ہوئی تھی۔"دراصل بات یہ ہے نانی۔۔۔میں آپکو نانی بلا سکتا ہوں نا؟"فرزان

نے ان سے پوچھا۔"ہاں ہاں!یہاں سب ہی مجھے نانی کہتے ہیں،تم بھی کہہ لو۔"

انہوں نے اسے خوش دلی سے اجازت دی۔"تھینک یو!۔۔۔اچھا تو میں آپکو بتا

رہا تھا۔۔۔ایک منٹ۔۔۔نانی!آپ یہاں تھڑے پر کیوں بیٹھی ہیں؟"اس کو

ایک دم خیال آیا تو اس نے ان سے پوچھا۔"بیٹے وہ میری نواسی اپنی سہیلی کو

بلانے گئی تھی، ابھی تک آئی ہی نہیں، لگ گئیں ہوں گی دونوں باتوں میں۔"

۔انہوں نے اسے بتایا

اچھا اچھا! تو اٹھیں اور ایسا کریں کہ میرے گھر آجائیں۔"فرزان نے نانی سے"

کہا۔"نہیں بیٹے میں ٹھیک ہوں، میں ویسے بھی یہاں کتنی کتنی دیر بیٹھتی ہوں جب بھی فارغ ہوتی ہوں۔"انہوں نے اسے بتایا۔"کیونکہ تب آپ کہ پاس میں نہیں تھا۔اب میں ہوں۔دیکھیں مجھے آپکا اس طرح ادھر بیٹھنا اچھا نہیں لگ رہا، آپ مجھ پہ بھروسہ رکھیں اور آجائیں۔"اس نے نانی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔کوئی اور ہوتا تو وہ اسے کھڑی کھڑی سنا دیتیں، لیکن پتا نہیں کیوں اس ۔نوجوان میں کچھ پر اعتماد سا تھا

نانی نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کھڑی ہو گئیں۔فرزان نے نانی کو سہارا دیا اور سیڑھیاں چڑھنے میں ان کی مدد کی۔گھر کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر

www.novelsclubb.com

داخل ہوئے۔اتنے برسوں میں نانی پہلی باراس گھر کے اندر آئی تھیں۔سامنے ایک راہداری سی بنی تھی جس کے سامنے ایک کھلا سا صحن نظر آرہا تھااور صحن کے بائیں جانب گول سیڑھیاں بنی تھیں،راہداری کے بائیں جانب ایک بیٹھک تھی۔۔فرزان نانی کو بیٹھک کی طرف لے گیااور سوفے پر بٹھایا

اس نے باہر کادروازہ بند نہیں کیاان کو"ایک منٹ!"کہہ کر باہر چلا گیا۔بیس سیکنڈ بعد واپس آیاتوایک ٹھنڈے پانی کاگلاس ہاتھ میں تھا۔"ابھی فلحال یہی ہے گھر میں۔"اس نے شرمندہ سی مسکراہٹ کے ساتھ گلاس نانی کے سامنے پڑے ٹیبل پہ رکھا۔"کوئی بات نہیں!ایسا کروبیٹےاس میں ناتھوڑاساسادہ پانی ڈال کے دے دومجھے،میں اتناٹھنڈاپانی نہیں پی سکتی۔"انہوں نے اس سے کہاتو فرزان کے لب"اوہ"میں سکڑے۔اس نے فوراًگلاس اٹھایااور باہر نکل گیا۔

اس نے ابھی تک نا بیٹھک کا دروازہ بند کیا تھا اور نا ہی گھر کی مین انٹرنس کا۔ نانی

۔نے ایک نظر کمرے کے چاروں اور دوڑائی

گھر تو پرانے ترز پر ہی بنا ہوا تھا اندر سے ہاں البتہ پینٹ اور فرنیچر کی وجہ سے نیا

نیا سا ہی لگ رہا تھا۔ کمرے کو نیوڈ پینٹ سے رنگا گیا تھا اور سارا فرنیچر لکڑی کا بنا

ہوا تھا۔ کونے پہ ایک چھوٹا سا ٹیبل پڑا تھا جس کے اوپر مختلف کتابیں بے ترتیبی

۔سے پڑی ہوئی تھیں۔ شاید وہ باہر نکلنے سے پہلے کچھ پڑھ رہا تھا

نانی ابھی کتابوں کو دیکھ ہی رہی تھیں جب وہ اندر داخل ہوا۔ "اب دیکھیں

ٹھیک ہے؟" اس نے گلاس پھر ایک بار ٹیبل پہ رکھا۔ "تم کہیں جا رہے تھے

بیٹے دیر تو نہیں ہو رہی؟" نانی نے بالآخر اس سے پوچھا۔ "جی! میں فیکٹری جا رہا

تھا۔ فکر نا کریں میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ مجھے تھوڑا ٹائم لگ جائے گا پہنچنے

میں۔" اس نے نانی کے سامنے والے سوفے پہ بیٹھتے ہوئے اطلاع دی۔ ہاتھ

www.novelsclubb.com

اپنی ٹانگوں پر رکھے۔"اچھاتواب یہ بتاؤ میاں! کہ تم فرزان ہو کہ فہیم ہو؟"نانی

۔نے پانی پی کر گلاس میز پر رکھا۔اوراپنی تفتیش جاری کی

اس نے اپنی نشست پر تھوڑاسا آگے ہو کرانہیں بتاناشروع کیا۔"دراصل نانی!

میرے جو دادامرحوم تھے ناان کی بڑی خواہش تھی میرانام فہیم رکھنے کی،لیکن

میری والدہ کی خواہش تھی میرانام فرزان رکھنے کی۔اب دونوں پارٹیوں میں

ڈیسائڈ ہی نہیں ہوتاتھاکہ میرانام کیارکھاجائے توابانے میرانام فرزان فہیم ہی

رکھ دیا۔اب جولوگ مجھے فورملی جانتے ہیں وہ تو مجھے فرزان ہی بلاتے ہیں اور جو

لوگ مجھے بہت اچھی طرح جانتے ہیں وہ مجھے فہیم بلاتے ہیں۔ہاں آپ البتہ مجھے

جو چاہیں بلاسکتی ہیں۔"اپنی بات مکمل کر کہ وہ دوبارہ سوفے پہ ٹیک لگا کر بیٹھ

۔گیا

www.novelsclubb.com

اچھاتوفرزان میاں! تم یہاں پر اکیلے رہتے ہو؟گھر والے نہیں آئے"

ساتھ ؟"انہوں نے اس سے پوچھا۔"گھر والے ترکی ہوتے ہیں۔میں ویسے

لاہور میں ہوتاہوں لیکن گھراور فیکٹری سنبھالنے کے لیے ابانے یہاں آنے کا

حکم دیا تھا۔کہتے ہیں اتناہی حب الوطن بننے کا شوق ہے توکام بھی سنبھال لو

ساتھ۔"اس نے ان کو بتایا۔"کہتے توٹھیک ہیں تمہارے ابا۔"نانی نے اس سے

کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں کوئی پندرہ منٹ بعد رابیل کے گھر سے باہر نکلی تھیں۔احلام نے پیلے

کرتے کے ساتھ بلیک کھلاٹراؤزراور بلیک ڈوپٹہ پہن رکھاتھااور رابیل نے ہلکے

گلابی رنگ کاپلین تھری پیس سوٹ پہناتھا۔دونوں سرپہ ڈوپٹہ اچھی طرح سیٹ

کرتی احلام کے گھر کی طرف آئیں تو دیکھا کہ نانی تھڑے پر موجود نہ تھیں۔گھر

۔کو بھی تالالگا تھا

نانی؟نانی کدھر گئیں ؟"احلام نے ایک دم وہاں نانی کو نہ پاکر پریشانی میں "

بولا۔"ابھی تو ادھر بیٹھی ہوئیں تھی !رابیل میں نے تمہیں بولا بھی تھا کہ

جلدی تیار ہو جانا۔"احلام جو تقریباً رونے والی تھی زور سے رابیل کے کندھے

پر مکا مارتے ہوئے بولی۔"میں نے تمہیں کہا تھا نانی کو ساتھ گھر لے آؤ۔"اس

نے بھی اس کے کندھے پر مکا مارتے ہوئے بولا۔اب وہ دونوں کافی پریشانی میں

آگئیں۔"کیا کریں اب؟کہاں ڈھونڈیں انہیں؟"اس نے پریشانی میں ادھر

ادھر دیکھتے ہوئے بولا۔"سنو!تم اس سامنے والی لائن کے گھروں میں پوچھو،

میں ادھر سے پوچھتی ہوں۔شاید کسی کے گھر چلی گئی ہوں۔"رابیل نے اس

سے کہا۔"ہاں۔۔۔ہاں ٹھیک ہے۔"احلام نے پریشانی میں گردن ہلاتے

www.novelsclubb.com

ہوئے جواب دیا۔اس کو یہ تو لگا تھا کہ شاید وہ کسی کہ گھر گئی یوں گی لیکن سامنے

۔والا گھر اس کے ذہن و گمان میں بھی نہیں تھا

فرزان ابھی نانی سے بات چیت کر ہی رہا تھا کہ اس کی نظر نانی جہاں بیٹھی تھیں

اس سوفے کے پیچھے لگی کھڑکی پر پڑی۔باہر وہ بے چین سی کھڑی نظر آ رہی

تھی۔وہ ایک دم اٹھا اور بیٹھک سے باہر نکل گیا۔"ایکسکیوز می! کیا آپکو کوئی

پریشانی ہے؟" وہ جانتا تھا کہ وہ لڑکی کسے ڈھونڈ رہی ہے پر عادت سے مجبور تھا

۔بیچارہ جب تک اگلے کو رلا نا دے اس کا کھانا کہاں ہضم ہوتا تھا

آہلم جو پریشان سی کھڑی تھی، گلابی نم آنکھیں لیے اس کے گھر کی سیڑھیوں کہ

سامنے آ کے ٹھہری۔"آ۔۔۔آپ نے۔۔۔" اس سے اب بولا بھی نہیں جا رہا

تھا۔رابیل نے اسے دیکھا تو اس کے قریب آ گئی اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ

www.novelsclubb.com

کر اس کی بات مکمل کی۔" یہاں۔۔۔ادھر تھڑے پر اس کی نانو بیٹھی ہوئی

تھیں۔آپ نے دیکھا ہے وہ کدھر گئیں؟"اس نے تھڑے کی طرف اشارہ

۔۔کرتے ہوئے پوچھا

"جی میں نے دیکھا ہے۔"

فرزان نے اطمینان سے جواب دیا۔ "واقعی؟کدھر؟"وہ دونوں ایک ساتھ

www.novelsclubb.com

۔بولیں

۔وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

"۔ابھی پرسوں ہی دیکھا ہے انہیں میں نے"

احلام کا چہرہ جو چند سیکنڈ پہلے گلابی تھا اس کی بات سن کر سرخ ہو رہا تھا۔" یہاں

میری نانی نہیں مل رہی ہیں ہیں ! اور آپ کو مزاق سوجھ رہا ہے ؟"آہلم نے سرخ

۔چہرے کہ ساتھ اس سے کہا

اچھا اچھا بس ! زیادہ روڈ ہونے کی ضرورت نہیں ہے،اور ایکٹنگ تو آپ ایسے "

کر رہی ہیں جیسے آپکو بہت فکر ہے اپنی نانی کی۔اتنی فکر ہوتی تو آپ انہیں اکیلا

چھوڑ کے نا جاتیں۔۔۔اندر ہیں وہ۔"اس نے اب احلام کو سپاٹ چہرے کہ

۔ساتھ جواب دیا اور اندر بڑھ گیا۔وہ جہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہ گئی

آیئے ! اندر ہیں وہ۔"فرزان نے مڑ کے اسے دیکھا جو ابھی تک سیڑھیوں پر "

۔کھڑی تھی اور پھر رابیل کو دیکھتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

چلو احلام !"اس نے اسے ہاتھ سے پکڑتے ہوئے اوپر لائی۔اب وہ دونوں

بیٹھک کے اندر

۔ آئیں۔

نانو !"احلام جسکے آنسو ابھی ابھی تھمے تھے،ان کو دیکھ کر پھر سے بہہ گئے۔وہ"

۔۔اب سوفے پرانکے ساتھ بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

کیاہوگیامیرے بچے !"انہوں نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا۔"باہر گلی میں"

میں اکیلی بیٹھی تھی تو یہ بیچارہ مجھے اندر لے آیا۔تم پریشان کیوں ہوگئ۔"نانی

۔نے پوچھا

مجھے تھوڑی پتا تھا کہ آپ ادھر ہیں !"اس نے ان سے کہا۔"اچھا چلو کوئی"

بات نہیں۔پہلی بار ہی ہوا ہے ایسے ورنہ یہ تو مجھے چھوڑ کے کہیں نہیں جاتی۔"

۔نانی اسے گلے سے لگاتے ہوئے فرزان کو بتارہی تھیں

اچھا چلیں کوئی بات نہیں !اب اتنی بھی بڑی بات نہیں ہے۔آپ آنسو تو ایسے "

بہارہی ہیں جیسے خدانا خواستہ۔"فرزان جو کچھ کہنے ہی والا تھا عین وقت پر

۔خاموش ہو گیا

ہاں بیٹے! بلکہ میں تو اس کے ساتھ باتیں کرتی رہی تھی مجھے تو خود ٹائم کا پتا"

۔ "۔نہیں چلا تھا

www.novelsclubb.com

جی نانی! ہمیں تو خود لگا تھا کہ پانچ دس منٹ اوپر ہوئے ہیں پتا نہیں پونا گھنٹہ "

کیسے گزر گیا۔"رابیل جو تب سے چپ کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی آخر کار

بولی تو فرزان نے اسے گھوری کرائی۔"بھائی بندہ خودکشی کر لے لیکن دو

سہیلیوں کو اکیلا نہ چھوڑے۔"وہ منہ میں بڑبڑایا

۔

چلیں اب اٹھیں بھی گھر تو چلیں بازار پھر کسی دن چلے جائیں گے۔"رابیل جو ابھی مزید شرمندگی برداشت نا کرسکتی تھی فوراًسے بولی۔"ارے نہیں نہیں! میں تو کہتا ہوں اب آپ لوگ آئیں ہیں تو رات کا کھانا کھا کے جائیں۔ویسے بھی میں بہت اچھا کھانا بناتا ہوں۔ایسا کرتے ہیں ایوب صاحب کو بھی بلا لیتے ہیں ادھر ہی۔آفٹر آل آپ لوگ میرے غریب خانے میں پہلے مہمان ہیں۔"وہ جو بنا بریک لگائے بولے جارہا تھا خاموش ہوا تو احلام اٹھ کھڑی ہوئی۔"نہیں! آپکا بہت شکریہ۔چلیں نانو۔"اس نے نانو سے کہا تو وہ بھی اٹھ گئیں۔"ہاں بیٹا اب چلتے ہیں ہم، بڑا شکریہ تمہارا میری وجہ سے تم اپنے کام پہ بھی نہیں جاسکے۔"

۔انہوں نے اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ایسی بات کر کے مجھے شرمندہ تو نہ کریں نانو۔" وہ دھیما سا مسکراتے ہوئے "

"بولا

چوبارہ ضرور آئیگا۔ "اس نے اضافہ کیا"

انشاءاللہ! تم بھی چکر لگانا کسی دن۔ ہیں؟" نانی نے اس سے کہا تو اس نے سر کو "

۔ مہز خم دیا۔ رابیل اور احلام نانی کو لے کر باہر نکل آئیں

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

ہنہ! یہ کیا بات ہوئی بھلا؟ جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اسے یہاں آئے "

ہوئے اور نانی کو یہ پسند بھی آگیا ہے؟ فرزان یہ فرزان وہ۔ واہ بھئی! ایسا تو کبھی

نہیں ہوا پہلے۔"رات کو آٹھ بجے احلام اپنے کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ

اندر کا سارا الاوہ ابل کے باہر نکلا تھا۔وہ ان کو لے کے جب سے گھر واپس آئی تھی

۔تب سے یہی سن رہی تھی

یہی تو بات ہے !ایسا کبھی پہلے ہوا بھی تو نہیں نا۔"رابیل اس کے ساتھ بیڈ پہ "

۔بیٹھی تھی

"؟تم اس کی سائیڈ لے رہی ہو"

www.novelsclubb.com

۔احلام نے اس کو غصے سے دیکھا

ایسی بات نہیں ہے پاگل !لیکن ہم سے بھی تو غلطی ہوئی ہے ناں۔"وہ سیلنگ "

۔۔پہ لگے پنکھے کو دیکھتے ہوئے بولی

ہاں یار ! غلطی تو ہوئی ہے ہم سے لیکن اسے وہ بات نہیں کہنی چاہیے تھی۔"""

وہ اس کو دیکھتے ہوئے اداسی سے بولی۔"کون سی بات ؟"وہ اب سیلنگ کو دیکھ

رہی تھی۔"یہی کہ مجھے نانی کی فکر نہیں ہے اور یہ کہ میں پریشان ہونے کی

ایکٹنگ کر رہی تھی۔ بھلا وہ کون ہوتا ہے مجھے جج کرنے والا اور بھلا اسے کیا

۔ضرورت تھی ایسے ٹائم پہ مزاق کرنے کی

وہ مایوسی سے سر جھکائے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"ارےےےےے میری جان کچھ نہیں ہوتا۔ خیر ہے۔ چھوڑو اسے تم۔ ہم آئندہ

سے خیال رکھیں گے اور اسے کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیں گے۔ ویسے بھی اس نے

نانی کو کتنے اچھے سے ٹریٹ کیا تھا."اس نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔"

ہاں یار یہ تو ہے۔کل اس فرزان ارف فہیم کا شکریہ بھی ادا کر دوں گی اور"

سوری بھی بول دوں گی۔اتنا بڑا دل تو احلام کا بھی ہے۔"اس نے رابیل سے

۔کہا۔اب وہ بہت بہتر لگ رہی تھی

☆☆☆☆☆☆

گجرانوالہ میں آج کی صبح خوشگوار تھی۔آج سورج کل سے قدرے بہتر موڈ میں

تھا۔روز کی طرح آج بھی لوہاراں والی گلی میں گہما گہمی تھی۔ہر طرف سے

آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔احلام سبز کرتا پجاما پہنے، سر پہ سکن ڈوپٹا اوڑھے

گھر سے باہر آتی دکھائی دے رہی تھی۔ہلکا پھلکا سا میک اپ لگائے ہمیشہ کی طرح

وہ فریش اور حسین لگ رہی تھی۔آج اسکا موڈ اچھا تھا۔فرزان معمول کے

مطابق ساڑھے آٹھ بجے اپنے گھر سے نکلا تھا۔گرے شرٹ کی آستینیں

www.novelsclubb.com

موڑے بلیک جینز اور بلیک کونورز پہنے وہ ہاتھ میں چابی گھماتا، سیٹی بجاتا زینے اتر

۔رہا تھا۔وہ تھوڑا سا آگے بڑھا ہی تھا جب اس نے اسے پکارا

مسٹر فرزان ارف فہیم !ایک بات سنیں گے ؟"وہ کہتے ہوئے،ہاتھ ملتی اس "

کے قریب آ کے رکی۔"یس مس۔۔۔ان نون ؟"وہ پلٹا تو سورج کی روشنی سے

اس کی بھوری آنکھیں واضح ہوئیں۔لمبی مڑی ہوئی پلکیں،اس کی آنکھیں اس

قدر گہری تھیں جیسے کوئی دریا سوکھ کر اب سحرا بن گیا ہو اور ریت اسکی بھوری

آنکھوں کو مزید گہرہ کر رہی ہو۔ریت کے ٹیلوں جیسا پیٹرن تھا اسکی آنکھوں

کا۔اس نے اتنی خوبصورت آنکھیں پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔بھوری

۔آنکھیں تو بہت دیکھیں پر ایسی بھوری آنکھیں پہلی بار دیکھی تھیں

ان نون ؟"احلام نے اس کی آنکھوں سے دھیان ہٹاتے ہوئے پوچھا۔"""

سوری !میں آپکا نام بھول گیا۔آپ کی تعریف ؟"فرزان نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"سب ہی کرتے ہیں۔" گہری نیلی آنکھوں والی لڑکی نے اسے جواب دیا۔"

ہاہاہا! ٹھیک ہی کرتے ہیں۔ ویسے میں آپ کا نام پوچھ رہا تھا۔" فرزان نے اسے ایک بار پھر صبر و تحمل سے پوچھا۔ وہ دونوں گلی کے ایک طرف کھڑے تھے۔ ویسے تو اس گہما گہمی میں کسی کا دھیان ان کی طرف نا تھا مگر پھر بھی سارا دھیان ان دونوں کی ہی طرف تھا۔" احلام! یعنی خواب۔ اب مت بھولیے گا نہیں تو ۔۔۔" اس نے اسے جیسے وارن کیا تھا۔" احلام! یعنی خواب۔ اب نہیں بھولوں گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی گہری نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ یہ واقعی اس کی آنکھیں تھیں یا آسمان تھا جس کا سایہ اس کی آنکھوں میں پڑ رہا تھا۔ اس نے آسمان کو دیکھا۔ نہیں۔ آسمان نیلا تو ہے اور خوبصورت بھی۔ پر یہ گہری نیلی اس کی آنکھیں ہی تھیں۔ آسمان سے بھی خوبصورت۔ دریا سے بھی گہری۔ ایک طرف ایک دریا

سوکھ کر سحرا بن چکا تھا تو دوسری طرف ایک دریا زندگی زندگی سے بھرپور

تھا۔۔

جی مس آہلم! آپ مجھے ایک سے زیادہ باتیں بھی سنا سکتی ہیں۔"اس نے کہا۔"

"باتیں تو میں کل سنا چکی ہوں آپ کو۔اس کے لیے سوری۔اور تھینک یو

بھی!"اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس وقت وہ کون کون سے الفاظ جوڑ کر اس

سے معفی مانگے۔وہ واقعی شرمندہ تھی۔"دیکھیں اب آپ مجھے شرمندہ کر رہی

ہیں،احلام!"اس کو لگا تھا کہ وہ واقعی اسے اور سنانے آئی ہے اور وہ اس کے لیئے

تیار بھی تھا۔"شرمندہ۔۔۔شرمندہ تو میں ہوں،سیریسلی! واقعی میں۔ایک تو

آپ نے اتنے اچھے سے میری نانو کا خیال رکھا۔اوپر سے میری لاپرواہی کی وجہ

سے آپ فیکٹری بھی نہیں جا سکے۔بس آئی ایم سوری"احلام نے ایک ہی بار

میں سب کہہ دیا۔۔

www.novelsclubb.com

آئی ایم سوری ایزویل! مجھے بھی آپ سے اس طرح بدتمیزی سے بات نہیں"
کرنی چاہیے تھی۔سو۔۔۔سوری فار دیٹ۔"اس نے بھی اسے ایک ہی بار میں
سب کہہ ڈالا۔"اٹس اوکے!"احلام نے خوش دلی سے اس کی معزرت قبول
کی۔

اب میں جاؤں؟"فرزان نے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھا"

جائیں!میں نے آپ کوروک کے رکھا ہوا ہے؟"اس نے بھی اسے مسکرا کر"
جواب دیا۔

اللہ حافظ کہہ کر وہ واپس مڑ گیا۔وہ بھی واپس گھر کے اندر چلی گئی۔۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

رات کا وقت تھا۔ سیاہ آسمان پر آدھا چاند چمک رہا تھا اور آدھا بجھا ہوا تھا۔ محلہ

بختے والا کی گلی لوہاراں والی کہ اس پرانے مکان کی بتیاں روشن دکھائی دے رہی

تھیں۔

نانی نے نانا کو کل والے واقعے کے بارے میں بس یہ بتایا تھا کہ انہیں بازار میں

کچھ پسند ہی نہیں آیا تھا تو وہ تینوں جلد ہی واپس آگئی تھیں۔ گھر کا دروازہ بند تھا تو

وہ لوگ تھوڑی دیر فرزان کے گھر رک گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

نانو! آپ نے اور فرزان نے کل سارا دن کیا باتیں کیں؟" صبح فیکٹری سے "

آ کے فرزان پلنگ بیٹھک میں رکھوا گیا تھا۔ اور اس نے بھی یہی کہا تھا کہ باقی گھر

کی نسبت بیٹھک ٹھنڈی ہے۔ اب وہ دونوں ہی سکون سے بیڈ پر بیٹھی تھیں۔ نانی

سویٹر بن رہی تھیں اور وہ ان کی ٹانگیں دبا رہی تھی۔ ٹانگیں دباتے دباتے اسے

یونہی خیال آیا تو اس نے نانی سے ہوچھا۔

اس نے مجھے کل بتایا تھا کہ یہ گھر ڈاکٹر چوہدری کا نہیں ہے۔بلکہ اس کے باپ" کا ہے۔یہ یہاں کا کرائے دار نہیں،مالک مکان ہے۔"نانی نے سویٹر بنتے ہوئے اس کو بتایا۔

ہیں؟اگر چوہدری انکل مالک مکان ہیں ہی نہیں تو وہ گھر کرائے پر کیسے دیتے تھے؟"" اس نے دلچسپی سے پوچھا۔"وہ کہتا ہے کہ (چاچو کے بھی بس اپنے ہی طریقے ہیں۔ سمجھ لیں جس کی لاٹھی اس کی بھینس،تو جس کے پاس چابی،اسکا گھر!)"نانی نے اسے بتایا۔"یعنی چوہدری انکل کے پاس گھر کی چابی تھی اس لیئے وہ کسی کو بھی گھر کرائے پہ دے دیتے تھے۔اور مجھے تو ہمیشہ سے لگتا تھا کہ یہ گھر ان کا ہی ہے۔"

اس کے لئے یہ واقعی نئی بات تھی۔"اس ہی لیے تو فرزان کے ابو نے ترکی سے واپسی پہ فرزان کو لاہور کی بجائے یہاں منتقل ہونے کو کہا تھا تا کہ چوہدری کو یاد آجائے کے یہ گھر اس کے پاس امانت تھا۔"نانی نے بات مکمل کر کے اوپر دیکھا تو اس کا کھلا منہ دیکھ کر

www.novelsclubb.com

حیران ہوئیں۔ "تجھے کیا ہوا ہے؟" نانی نے اس سے پوچھا۔ "فر۔۔۔فرزان ارف فہیم۔۔۔تر۔۔۔ترکی سے آیا ہے؟" اس کو تو ابھی تک یقین ہی نہیں آیا تھا۔ "ہاں! ناتو اس کے گھر میں تصویریں لگی ہوئی نہیں دیکھی تھیں تونے؟" انہوں نے اسے جیسے یاد کروانے کی کوشش کی۔ "نہیں! مجھے تو ہوش ہی نہیں تھا کل۔" اس نے منہ بگاڑ کے بولا۔

اچھا نانو! اس کو چھوڑیں۔ میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔" وہ دوبارہ سے اپنے موڈ میں آتی دکھائی دے رہی تھی۔ "کیا آئیڈیا؟" نانو نے اس سے پوچھا۔ "ایسا کرتے ہیں۔۔۔دیکھیں۔۔۔آپ کو میرے لاہور جانے سے تو مسئلہ نہیں ہے نا، بلکہ اکیلے جانے سے ہے۔ تو ہم ایسا کرتے ہیں کہ تینوں چلتے ہیں!" آہلم نے پرجوش انداز میں نانی کو پیشکش کی۔ جس پہ صرف ایک لفظ میں جواب آیا۔

"نہیں!" نانی نے بغیر اس کی طرف منہ کیے ہی اسے جواب سنا دیا۔ "لیکن اس

www.novelsclubb.com

میں کیا مسئلہ ہے؟"اس نے مایوسی سے پوچھا۔" عقل کو ہاتھ مار اپنی! ہم بڑھا بڑھی اس عمر میں کہاں خوار ہوتے پھریں گے۔ کوئی اندازہ ہے تجھے؟ لاہور میں ہسپتال اتنی دور دور ہیں۔۔ کل کلاں کو خدانا خواستہ کچھ ہو جاتا ہے مجھے یا تیرے نانا کو تو کدھر کدھر خوار ہوں گے ہم! ناراستوں کا پتا نا کچھ، بس لاہور چلے جاؤ! "نانی اس بار پہلی بار شدید برہمی سے بولی تھیں۔اس کے ٹانگیں۔۔دباتے ہوئے ہاتھ مدھم پڑ گئے

www.novelsclubb.com

۔میں چھت پر جارہی ہوں "بیڈ سے اتر کر اب وہ چپل پہن رہی تھی"

اچھا لیکن ممٹی سے دور رہیں۔"انہوں نے بھی بغیر منہ اٹھائے اسے تاکید کیا۔"

۔ ۔"اچھا!"منہ بنا کر وہ اوپر کی طرف بھاگی

۔۔طوفان! یہ لڑکی نہیں سدھرے گی!"وہ دوبارہ سوئیٹر کی بنائی کرنے لگی"

۔ چھت ہر پہنچی تو رابیل پہلے سے ہی اوپر کھڑی تھی۔اوپر اچھا موسم تھا آج

ادھر آؤ جلدی جلدی!"ہاتھ سے اسے اشارہ کرتی ہوئی وہ آہستہ سے اسے "

اپنے پاس بلا رہی تھی۔"کیا ہے؟!"آہلم نے منہ پھلائے اس سے پوچھا۔"یہ تو

صبح صبح کیا باتیں کر رہی تھی ہمسایوں سے؟"اس نے اسے چھیڑنے والے انداز

میں ہو چھا۔"شکی عورت!ایکسکیوز کرنے گئی تھی۔"آہلم نے اسے بتایا۔"اوہ!

تو اس نے تیری معزرت وصول کرلی؟"رابیل نے مزید دلچسپی سے پوچھا۔

"ہاں کرلی!۔۔۔"آہلم اسے ساری تفصیل بتا رہی تھی جب انہیں گل اوپر آتی

دکھائی دی۔"ہاں ہاں!کل ہی مل کر آئی ہوں۔۔۔ہاں بہت اچھا۔۔۔"گل

کسی سے فون پر بات کرتی چھت پر ٹہل رہی تھی۔"اس طرف آجا۔۔۔یہ ناہو

ہم بھی اس کے ساتھ کے لگیں۔"اس نے گل کو دیکھتے ہوئے رابیل کو لے کر

۔۔ چھت کے ایک طرف ہو گئی

یار حاجی صاحب اس سے پوچھتے نہیں؟ سارا ٹائم یہ فون پہ لگی رہتی ہے۔"وہ"

گل کو دیکھتی پریشانی سے بولی تھی۔"چھوڑو اسکو! ہمیں کیا لینا دینا۔مجھے تو ویسے

بھی پتا ہے کہ یہ گل ضرور کوئی گل کھلائے گی۔"اس نے رابیل سے کہا۔ تبھی

سامنے والی چھت پہ وہ انہیں نظر آیا۔اس کے ہاتھ میں کتابیں تھیں۔ جیسے ہی

اس نے دیکھا کہ چھت پر لڑکیاں

کھڑی ہیں تو وہ اپنی چھت پر ایک طرف ہو گیا۔شاید وہ چھت پر پڑھنے آیا تھا اور

۔نیچے نہیں جانا چاہتا تھا

یار تجھے پتا ہے؟نانی تو اس فرزان ارف فہیم کی فین بنی ہوئی ہیں!"اس نے"

۔۔اسے بتایا

اچھا واقعی ؟ایسا کون سا جادو کیا ہے بھائی نے !"رابیل نے متاثر ہونے والے"

۔انداز میں پوچھا

پتا نہیں بائیبی ! یہی تو قیامت ہے۔میری نانی !میری تیس مار خان نانی ! جن کا"

سب پر رعب رہتا ہے،اس لڑکے سے کتنا جلدی فرینک ہو گئیں ؟"اس نے

۔۔کہا

یار شاید پہلی بار ہو کہ کسی نے ان کو کمفرٹیبل محسوس کروایا ہو۔دیکھونا"

تمھاری ہر بات لاہور سے شروع ہو کر لاہور پہ ہی ختم ہو جاتی ہے۔نانا اپنے کام

میں مصروف ہوتے۔گلی میں بھی سب آپس میں ہی لگے رہتے،کسی کے پاس

اب ان کے لئے وقت ہی نہیں ہے۔ہو سکتا ہے کہ اس فرزان نے نانی سے وہی

باتیں کی ہوں جو نانی کو پسند ہوں نا کہ وہ جو اسے خود کو پسند ہوں۔"اس نے بس

۔'ہوں'میں جواب دیا

☆☆☆☆☆☆

آج صبح اداس اداس تھی۔سورج ہنوز چمک رہا تھا اور ہر طرف اپنی گرمائش

www.novelsclubb.com

۔۔پھیلائی ہوئی تھی

احلام بیڈ پہ بیٹھی تھی پاس ہی ایک "نزالا سویٹس" کا ڈبا پڑا ہوا تھا۔وہ کسی گہری

سوچ میں گم لگ رہی تھی۔اس کی آنکھوں کے سامنے وہی آنکھیں تھیں جو اس

نے کل صبح دیکھی تھیں۔کچھ خالی خالی سا تھا ان آنکھوں میں۔پر کیا؟

احلام نے آنکھیں بند کیں اور ایک لمبی سانس خارج کی پھر اس نے ایک نظر اپنی کتابوں پر ڈالی۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور شیشے کے عین سامنے کھڑی ہو گئ۔ ایک برش اور ایک بلش اون ہاتھ میں پکڑا۔اب وہ بلش اون اپنے گالوں پر لگا رہی تھی۔ پھر ایک نیوڈ شیڈ پنک لپسٹک پکڑی اور اپنے ہونٹوں پر لگائی۔ لپسٹک واپس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی۔ وہ حسین تھی۔ گہری نیلی آنکھیں، تیکھے نقوش۔ اس کے باوجود وہ اتنا میک اپ کیوں کرتی تھی؟ مزید حسین دکھنے کے لیے؟ نہیں۔ بلکہ اس لیئے کیونکہ یہ اس کے لیئے کسی تھیراپی سے بہتر تھا۔ میک اپ نے ہر دکھ سکھ میں اس کا ساتھ دیا تھا۔ اس نے اپنی پوری زندگی میں صرف دو ہی دوست بنائے تھے۔ رابیل اور میک اپ۔۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

وہ تیار تھی۔سیاہ رنگ فراک کے ساتھ سیاہ ٹروزار اور ڈوپٹا پہنے وہ گھر سے باہر نکلی۔پاؤں میں آج سرخ ہیلز پہن رکھی تھیں جس کی وجہ سے اس کی شخصیت مزید رعبدار لگ رہی تھی۔رابیل کے کمرے میں داخل ہوئی۔"واہ بھئ! تم کہاں سے اُرہی ہو!"اسے دیکھتے ہی رابیل نے پوچھا۔" کہیں سے نہیں۔" ۔احلام نے اس سے کہا

۔تو پھر کہیں جارہی ہو؟"فداہ نے دوبارہ سوال کیا"

نہیں! کیا مسئلہ ہے؟میرا بس دل کررہا تھا تیار ہونے کا۔"وہ اس کے قریب" آئی۔

۔۔کیا ہوگیا میری جان کو؟""فداہ نے اسے کرسی پہ بیٹھاتے ہوئے پوچھا"

www.novelsclubb.com

یار! آج تک مجھے جس طرح کہاں گیا ہے میں نے ویسے ہی زندگی گزاری"
ہے۔ کبھی میں نے ایک لفظ نہیں بولا۔ لیکن نانو کو پتا نہیں کیا ہے؟ میں کوئی
ساری زندگی جانے کا تو نہیں کہہ رہی نا۔ اب بتاؤ! بھلا میں گھر سے باہر ہی نا
نکلوں؟" اس نے اداسی سے کہا۔ "یار! مجھے اتنا شوق ہے بی-ایس انگلش لٹریچر
کرنے کا۔ لاہور میں اتنی اچھی اچھی یونیورسٹیز کروا رہی ہیں۔۔۔ میں تو سوچ
رہیں ہوں نہیں مانتے تو نا مانیں۔۔۔ میں خود ہی چلی جاؤں گی۔" اس نے اضافہ
کیا۔

"ہاں بس یہی سننے کو رہ گیا تھا! اسی لئے تو تجھ
اتنا بڑا کیا، پیار دیا تھا، تاکہ آخر میں یہ سننے کو ملے۔" نانی سامنے دروازے پر
کھڑی تھی۔ نم آنکھیں لئے وہ احلام سے کہہ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

نانو۔"احلام جو کرسی پہ بیٹھی تھی اٹھ کھڑی ہوئی۔"میری بات سنیں۔"وہ

۔کچھ کہنے والی تھی پر نانی نے اس کی بات کاٹی

"رابیل! کہہ دے اس کو۔جائے یہ لاہور۔جہاں جانا ہے جائے۔لیکن پھر ہمارے

پاس واپس نا آئے یہ۔"کہتے ہوئے نانی باہر نکل گئیں۔

احلام اٹھ کے ان کے پیچھے بھاگی۔"نانی میری بات سنیں پلیز!"احلام ان کے

۔پیچھے بھاگ رہی تھی۔پر نانی کی سپیڈ ہمیشہ کی طرح اس سے تیز تھی

www.novelsclubb.com

وہ دونوں گھر سے باہر نکلیں۔نانی جو آگے تھیں گھر کے اندر چلی گئیں،احلام ان

کے پیچھے جا ہی رہی تھی کہ ایک بائیک تیز سپیڈ سے اس کی سائیڈ سے گزری۔

اس کا بیلینس بگڑا اور وہ نیچے گری۔"آہ!!!نانو!"وہ نیچے گری تو اس کا پاؤں

۔۔مڑا پر نانی اندر جا چکی تھیں

وہ شدید درد کے ساتھ اٹھی تو پاؤں میں شدید درد کی لہر دوڑی۔اس کا پاؤں شاید اتنا زیادہ نامڑتا،پر جو ہیل اس نے پہن رکھی تھی اس کی وجہ سے اسے زیادہ درد ہو رہی تھی۔ بامشکل وہ کھڑی ہوئی اور سامنے والی گھر کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔ رابیل باہر بھاگتی اس کے قریب آئی۔"کیا ہوا ہے احلا۔۔"وہ اپنی بات مکمل نا کر سکی۔اس کی نظر احلام کے پاؤں پر پڑی۔"یہ کیا ہوا ہے احلام؟"پریشانی میں وہ اس کے سامنے بیٹھی۔"رابیل!نانی۔"اس کی زبان پر صرف دو نام ہی تھے۔

وہ فوراً سے اٹھی اور اس کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔ لیکن کوئی جواب نا ملا۔ "احلام!میرے گھر پہ بھی کوئی نہیں ہے کیا کریں؟"وہ شدید پریشانی میں اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔"رابیل!نانو بہت ناراض ہو گئیں ہیں۔آہ!"اس کے پاؤں میں ٹیس اٹھ رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوتا میری جان۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ اسے گلے لگاتے ہوئے"

۔بولی

☆☆☆☆☆☆

ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا جب وہ سامنے سے سیٹی بجاتا, ہاتھ میں چابی گھماتا آرہا

تھا۔" دیکھیں! میں نے آپ کو معاف کر دیا تھا آپ تو بیٹھ ہی گئیں۔ مس احلام

یعنی خواب!" ان دونوں کو سیڑھیوں پر بیٹھا دیکھ کر وہ بولا۔ تبھی اس کی نظر ان

دونوں کے چہروں پر پڑی۔ وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھیں۔" کیا ہوا؟ سب ٹھیک

۔۔ہے؟" اس نے انکو دیکھ کر بولا

آپ چپ کریں گے تو بتائیں گے نا! اس کا پاؤں مڑ گیا ہے۔" رابیل نے احلام"

کے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔" واٹ؟ تو آپ دونوں یہاں کیا کر

رہی ہیں۔۔۔ اٹھیں۔۔۔" اس نے جھک کے احلام کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ جو

www.novelsclubb.com

زندگی میں پہلی دفعہ خاموش بیٹھی تھی اس کی زوردار کراہ نکلی۔"آرام

سے۔۔۔"فرزان نے احلام کو دھیرے سے کہا تھا۔

"اٹھیں۔۔۔شاباش۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔"وہ تینوں اب سیڑھیوں پر کھڑے

تھے۔فرزان نے دروازہ کھولا اور انہیں اندر لے کر گیا۔انہیں اسی بیٹھک میں

بیٹھایا جہاں اس دن نانی کو بیٹھایا تھا۔آج بھی اس نے دروازہ بند نا کیا تھا۔"اب

یہ کارنامہ کیسے سرانجام دیا ہے؟"وہ فرسٹ ایڈ کٹ لا کے اس کے سامنے زمین

www.novelsclubb.com

پر پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔"ایک بائیک والے سے ٹکرا گئی تھی یہ"رابیل نے

اسے بتایا۔"اوہو! بائیک تو بچ گئی نا اس بیچارے کی؟"اس نے کٹ سے پین کلر

ناکالی پر اسے لگائی نہیں۔"اب آپ کو جتنی گالیاں یاد ہیں ساری ذہن میں

دہرائیں۔بس اونچا مت بولئے گا۔آنکھیں بند کر لیں۔"فرزان نے اس سے

کہا۔احلام نے بغیر کچھ بولے چپ چاپ آنکھیں بند کر لیں۔"بسم اللہ!"

فرزان نے بڑھ کر زور سے اس کے پاؤں کو جھٹکا دیا۔ایک شدید لہر اس کے

پاؤں میں دوڑی لیکن اگلے ہی لمحے ساری درد ختم ہو گئ۔سارے پاؤں کی درد

ختم ہو گئی۔دل ابھی بھی دکھ رہا تھا۔اس کی نانی اس سے ناراض تھیں۔اس سے

بڑا زخم کوئی ہو سکتا تھا؟

اب آپ دونوں مجھے بتائیں کہ اصل مسلہ کیا ہے؟"فرزان کھڑا ہوا اور ادھر"

ادھر ٹہلنے لگا۔باری باری دونوں کو دیکھ رہا تھا۔جیسے کوئی ٹینس کا میچ دیکھ رہا ہو۔

"

☆☆☆☆☆☆

رابیل نے اسے پوری بات شروع سے بتائی۔احلام کے خواب جنہیں وہ جاگتی

آنکھوں سے دیکھتی ہے۔اس کہ وہ سپنے جنہیں پورا کرنے کا جنون اس کے سر

پہ سوار ہے۔نانی کے خدشات۔سب کچھ۔اور یہ بھی کہ آج نانی احلام سے

ناراض ہو کر گئی ہیں اور انہیں یہ بھی نہیں پتا کہ احلام کس قدر درد میں تھی ورنہ

۔۔وہ پوری دنیا کو پیچھے چھوڑ کر اس کے پاس ہی آتی

۔ساری بات سننے کہ بعد وہ ان دونوں کے سامنے صوفے پر بیٹھا تھا

"میں تمہیں ایک بات بتاؤں احلام ؟۔۔۔"ایک طویل خاموشی کے بعد اس نے اپنی

بات کا آغاز کیا تھا۔اس کی آنکھوں میں تھی کوئی ایسی کہانی جو وہ سناتا نہیں تھا۔پر اس کی

آنکھیں بتاتی تھیں کہ کوئی ان کہی کہانی ہے اس کی۔"تمہیں لگتا ہے نانی تم پر پابندیاں

لگاتی ہیں۔تمہیں باہر نہیں جانے دیتی۔تمہیں فون نہیں لا کے دیتیں۔تمہیں لگتا ہے

کہ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ وہ تم پہ بھروسہ نہیں کرتیں؟"وہ کہہ رہا تھا اور احلام

سر جھکائے خاموشی سے سن رہی تھی۔نیلی آنکھوں میں جیسے دریا کا پانی سا تھا۔نہیں وہ

آنسو تھے۔"۔۔۔غلط۔۔۔بالکل غلط۔احلام تمہارے پاس فون نہیں ہے لیکن

تمہارے باقی خاندان والوں کے پاس تو ہو گا۔ کیا کبھی انہوں نے تمہیں کال کر کہ تمہاری خیریت پوچھی ہے؟ بہت دن ایسے آئیں ہوں گے جب تم اکثر بیمار ہوتی ہو گی۔ کیا کبھی انہوں نے تمہارے لیے ایک چھوٹا سا میسج بھیجا؟ شاید نانی تمہیں اس لیے ہی فون نہیں دیتیں کہ کہیں جب تمہارے پاس فون ہو لیکن بات کرنے کے لیئے کوئی نا ہو تو تمہیں برا نا لگے۔ شاید وہ تمہیں اس خوش فہمی میں رکھنا چاہتی تھی کہ تمہارے خاندان والے تمہیں یاد کرتے ہیں بس فون نا ہونے کی وجہ سے رابطہ نہیں کر سکتے۔" اس نے بولا تو احلام کا چہرہ مزید جھک گیا۔ وہ اتنا سچ کیوں بول رہا تھا؟"۔۔۔جب تم بیمار ہوتی ہو تو راتوں کو جاگ جاگ کر تمہاری پٹیاں کون کرتا ہے؟۔۔۔تم سوچتی ہو گی نا کہ لوگ تو عید پہ اپنی نانیو کے گھر جاتے ہیں لیکن تم تو رہتی ہی وہاں ہو۔ ارے پاگل! تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ تم جنت میں رہتی ہو۔۔۔تم ماڈرن لائف دیکھنا چاہتی ہو۔ ماڈرن اور انڈیپنڈنٹ زندگی گزارنا چاہتی ہو، لیکن میں تمہیں بتاؤں۔ جن لوگوں کی

www.novelsclubb.com

زنگی جینے کے تم خواب دیکھتی ہونا۔۔۔وہ۔۔۔وہ تمہاری زندگی جینے کے لیئے ترستے

ہیں۔"فرزان کی اس بات پہ احلام نے سر اٹھایا اور اس کی سحرائی آنکھوں میں دیکھا۔

" کیسی زندگی؟"اس سارے وقت میں وہ پہلی دفعہ بولی تھی۔"۔۔۔ایک خالص

زندگی، جہاں لوگ، رشتے دوست سچے اور اپنے ہوں، جہاں سادگی ہو، دکھاوا نہیں۔

جہاں پر لوگوں کو اگنور کرنے کے لیئے ہاتھ میں بار بار موبائل فون نا پکڑنا پڑے۔ جہاں

ناٹیفیکیشنز، میسجز، کالز کسی چیز کی فکر نا ہو۔ بس آپ ہو اور آپ کے اپنے۔"فرزان

www.novelsclubb.com

سوفے پہ آگے کو ہو کہ بیٹھا۔"۔۔۔احلام! نانی پہلے ہی اپنی ایک بیٹی کو کھو چکی ہیں

۔۔۔"اور یہ وہ بات تھی جو احلام کبھی نہیں سننا چاہتی تھی۔ لیکن حقیقت تھی۔

سننی تو پڑے گی۔"انہوں نے جب تمہاری ماما کو عمرے پہ بھیجا تھا، تب ان کہ ذہن

وگمان میں بھی یہ خیال نہیں ہو گا کہ وہ اپنی بیٹی کو آخری دفع دیکھ رہی ہیں۔ لیکن۔۔۔

تمہارے لیے وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتیں۔ تم ان کی کل کائنات ہو احلام۔ شاید

تمہیں ان کی ضرورت نا ہو، پر انہیں تمہاری ضرورت ہے۔ تمہیں لاہور جانا ہے، لیکن کیا فائدہ، جس کا سر فخر سے بلند کرنے کے لیے تم لاہور جانا چاہتی ہو اگر تمہاری کامیابی دیکھنے کے لیئے وہ تمہارے پاس ہی نا ہوں تو کیا فائدہ؟" اس نے آخری جملہ بولا اور سر جھکا لیا۔ کچھ تھا اس کے لہجے میں۔ گلے میں جیسے ایک پھندا سا لگا تھا۔ وہ کچھ اور بھی کہنے لگا تھا لیکن بول نا سکا۔ اس نے سر اٹھایا تو آنکھوں میں نمی تھی۔ جیسے سحرا میں ابھی بارش ہوئی ہو۔ آنکھوں کی لال لکیریں واضح ہو رہی تھیں۔ اس بارش کا ایک کترہ اس کی لمبی پلکوں پہ ٹھہرا ہوا تھا۔ "فر۔۔۔ فرزان؟" احلام سوفے سے اٹھ کے اس کے قریب زمین پہ پنجوں کے بل بیٹھی۔ بالکل جیسے وہ تھوڑی دیر پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ رابیل بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ "آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟" احلام نے اس سے پوچھا۔ "میں نے آپ لوگوں سے جھوٹ بولا تھا۔" ایک گہری سانس اندر کو کھینچ کر وہ بولا تھا۔ اس کا چہرہ گلابی ہو رہا تھا۔ بھوری آنکھوں کا سحرا جیسے بارش کے

www.novelsclubb.com

پانی سے سیراب ہو گیا تھا۔ "جھوٹ؟ کیسا جھوٹ؟" احلام نے اس سے پوچھا اور اس

پوری بات میں اس نے پہلی دفعہ نوٹ کیا کہ اس کے بائیں آئی بروپر بھی ویسا ہی تل ہے

جیسا اس کا تھا۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

میری فیملی ترکی میں نہیں رہتی۔۔۔" وہ اب اپنے سٹڈی ٹیبل کے پاس کھڑا"

تھا۔ ہاتھ میں ایک تصویر تھی۔ تصویر میں چار لوگ کھڑے مسکرا رہے تھے۔

پیچھے بہریا مسجد کی عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ وہ سب بہت خوش لگ رہے

تھے۔ تصویر میں ایک خوش شکل مرد کھڑے تھے ان کی تصویر پہ ہاتھ رکھ کر وہ

بولا "یہ۔۔۔ یہ میرے پاپا ہیں۔" پھر ایک ہنستی مسکراتی خاتون کی تصویر پہ انگلی

رکھی۔ بھوری آنکھوں والی اس خاتون کی آنکھیں بالکل اس کے جیسی تھیں۔

"یہ میری۔۔۔" ایک بار پھر اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا تھا۔ "یہ ماما
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ہیں آپکی؟"احلام نے اس کی بات مکمل کی۔فرزان نے سر اثبات میں ہلایا۔اس کے والدین کے آگے دو بچے کھڑے تھے۔ان کی عمر 16اور 18کہ درمیان لگتی تھی۔ایک لڑکی کی تصویر پہ انگلی کہ وہ بولا۔"یہ میری بہن۔۔۔سمیرہ۔۔۔اور یہ۔۔۔"اب اس نے انگلی لڑکے کی تصویر پہ رکھی تھی جو کہ سمیرہ کہ ساتھ کھڑا تھا۔بالکل سمیرہ جیسی شکل۔"یہ سمیر،میرا چھوٹا بھائی۔سمیرہ کا ٹوین!"اس نے لب کاٹ کر جیسے اپنے رونے کی آواز کو دبانے کی کوشش کی۔تصویر کو میز پر رکھ کہ وہ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

"میں ترکی میں تھا۔"اپنے آنسو پونچھتے،چہرہ صاف کرتے کوئے اس نے بولا۔

"۔۔۔وہ لوگ مجھے کہتے رہے۔۔۔آجاؤ واپس،کب تک آؤ گے؟،ہم تمہیں مس کر رہے ہیں۔"تھوڑی دیر رکا۔ایک لمبی سانس اندر کو کھینچی۔اب وہ قدرے بہتر لگ رہا تھا۔"۔۔۔میں کہتا رہا،"بس آرہا ہوں،ایک دن اور دو دن

www.novelsclubb.com

اور۔۔۔"۔۔۔اور احلام! جس دن میں انہیں سرپرائز دینے کے لیے پاکستان
گیا۔ان کا ایکسیڈنٹ۔۔۔"وہ آگے اپنی بات مکمل نا کر سکا"اِٹس اوکے!"احلام
نے اسے تسلی دی۔اس کی نیلی آنکھوں میں بہت سارا پانی بھر آیا۔رابیل چپ
چاپ ان کے ساتھ ایک طرف کھڑی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ان
دونوں کو کس طرح تسلی دے۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ فرزان جیسا خوش
حال لڑکا دل میں اتنا دکھ لیے گھوم رہا ہو گا۔یہی تو بات ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا
کی ساری مصیبتیں ہم پر ہی ٹوٹتی ہیں۔لیکن ایسا نہیں ہے ہر انسان کسی نا کسی دکھ
سے گزر رہا ہے۔بس کچھ لوگ اس دکھ کو چھپا کر دل میں رکھنے کا فن جانتے
ہیں۔فرزان فہیم بھی دکھ کو دل میں رکھنے کا فن جانتا تھا۔وہ دکھ بانٹنے کا فن بھی
جانتا تھا۔احلام کو اب سمجھ آیا تھا کہ کیوں وہ لوگ جو اسے بہتر جانتے تھے،اسے
۔فہیم بلاتے تھے

www.novelsclubb.com

مجھ میں دوبارہ لاہور جانے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔اس لیے میں یہاں آگیا۔"

۔اپنے گھر میں۔"اس نے اطراف میں نظر دوڑائی

ہم نانو کے پاس چلتے ہیں۔وہ دکھائیں گی نہیں لیکن یقیناً وہ تمہارے لیے "

پریشان ہو رہی ہوں گی۔"فرزان نے اس سے کہا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"تمہارہ پاؤں ٹھیک ہے اب؟"رابیل کو اچانک یاد آیا تو اس نے احلام سے

پوچھا۔"پاؤں کو کیا ہوا تھا؟"احلام نے اسے جواب دیا۔"مڑ گیا تھا نا؟"اس نے

اسے یاد کروانے کی کوشش کی۔"ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا۔"احلام نے اسے

ایک شیطانی مسکراہٹ دکھائی۔"کتنی ڈرامے باز ہو تم!"اس نے اس سے کہا۔

"۔۔۔حسین بھی!"بالوں کو پیچھے پھینکتے ہوئے وہ بولی۔وہ اپنی تعریف کرنے

کا کوئی موقع تھوڑی نہ چھوڑ سکتی تھی تھی۔اب وہ تینوں نانی کے پاس جا رہے

۔تھے

☆☆☆☆☆☆

احلام نے دروازے پہ دستک دی۔"لیکن تم نے تو کہا تھا تمہارہ پاؤں مڑ گیا ہے۔"رابیل ابھی تک اس صدمے سے نہیں نکلی تھی۔"ارے ے ے یار! مجھے لگا تھا نانی رک جائیں گی۔"منہ بگاڑتے ہوئے وہ بولی۔فرزان نے بس اسے ایک نظر دیکھا اور بڑبڑایا"اللہ جی! اس لڑکی کے شر سے بچائیں۔آمین"کہ تبھی دروازہ کھلا۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں سوفے پہ بیٹھے تھے، جبکہ نانی کرسی پہ اپنا نرم تکیہ رکھ کر ٹیک لگائے بیٹھی ھیں۔"لاہور نہیں گئی تم؟"احلام کو دیکھتے ہوئے نانی نے بولا۔"اپنے ہاتھوں کو ملتی وہ خاموشی سے بیٹھی رہی۔"وہ۔۔۔"کچھ کہنے لگی تھی کہ نانی نے

اسے ٹوکا۔"وہ کیا؟"اپنا چشمہ اتار کر انہوں نے میز پر رکھا۔"میں نہیں جا رہی

۔لاہور۔"احلام نے بولا

"ہاہا!اچھا تھا،اور لطیفے سنا"نانی نے فوراً سے اسے جواب دیا۔"میں کوئی لطیفہ نہیں سنا رہی۔مجھے نہیں جانا۔آپ کو ناراض کر کہ لاہور گئی اور کامیاب بھی ہو گئی تو کیا فائدہ ایسی کامیابی کا۔"اب کے وہ سر اٹھا کہ بولی۔"طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟"انہوں نے اس سے پوچھا تو وہ سوفے سے اٹھ کر پنجوں کے بل ان کے سامنے بیٹھی۔"نانو! آئی ایم سوریییی نااا!میں واقعی آپ کو ناراض کر کہ نہیں جا سکتی،بلکہ ناراض کیا میں تو آپ کے بغیر کہیں جا ہی نہیں سکتی۔مجھے آپ کے ساتھ ہی رہنا ہے،میں نے اپنے خواب شفٹ کروا کہ یہاں بلا لیے ہیں،میں جو بھی کروں گی آپ کے پاس ہی کروں گی بس!"اس نے نانی کو دیکھتے ہوئے بولا۔"میں بھی!"فرزان نے اس کی بات دہرائی۔"میں بھی!"رابیل نے بھی ہاتھ اٹھا کر بولا۔۔

www.novelsclubb.com

نانی کچھ دیر تو خاموش رہیں پھر بولیں "مجھے فخر ہے میری بیٹی پہ، میں بھی

تیرے سے دور نہیں رہ سکتی۔ میں تو بس تجھے اپنے سامنے کامیاب ہوتے دیکھنا

چاہتی ہوں۔ اور دیکھنا، تو نے میرا دل، میرا مان رکھا ہے نا، اللہ تجھے ضرور

کامیاب کرے گا۔ مانا کہ میں تجھے وہ ساری آزادیاں نہیں دیتیں جو دوسروں کی

بچیوں کو ملتی ہیں لیکن تیری ہر ضرورت ہر خواہش پوری کرنا میرا فرض ہے۔

جب تو کامیاب ہو جائے گی تو بے شک پوری دنیا گھومنا۔ احلام! میرا سب سے

بڑا خواب یہ ہے کہ تیرے سارے خواب پورے ہو جائیں۔ اور جو بیٹیاں اپنے

بڑوں کے لیئے اپنی خواہشات کو اگر تھوڑا کم کر دیں تو وہ کمزور نہیں ہوتیں بلکہ

وہ سب سے زیادہ بہادر ہوتی ہیں کیونکہ انہیں اپنی خواہشات کے ساتھ ساتھ

ذمے داریوں کا بھی احساس ہوتا ہے۔ مجھے تجھ پر فخر ہے!" نانی نے اس کو گلے

لگاتے ہوئے بولا۔۔

☆☆☆☆☆☆

پانچ سال بعد

احلام جہانگیر آج ایک کامیاب عورت تھی۔اپنے دن رات کی محنت کے بعد

آج وہ ناصرف پاکستان بلکہ بیرون ملک نیوز چینلز کے لیئے بھی رپورٹس لکھ رہی

تھی اور ساتھ ہی ساتھ اس نے اپنی تین کتابیں شائع کی تھیں جو کی ہر پلیٹ فارم

پر بیسٹ سیلرز تھیں۔احلام کے انگلش لٹریچر میں ماسٹرز کرنے کہ دوران ہی

نانی کا انتقال ہو گیا تھا،نانی نے جاتے ہوئے جو آخری الفاظ کہے تھے وہ یہ تھے کہ

"مجھے تجھ پہ فخر ہے احلام!"۔اس وقت احلام کو فرزان کی کہی گئیں ساری

باتیں یاد آئیں تھیں۔اسے پہلی بار خود بھی اپنے کسی فیصلے پر فخر ہوا تھا۔اگر وہ

www.novelsclubb.com

ضد کر کہ لاہور چلی بھی جاتی تو ساری زندگی ایک ہی بات کا افسوس رہتا کہ کاش وہ نانی کہ پاس ہوتی۔اس نے اب لاہور تو کیا ہر وہ شہر دیکھ لیا تھا جسے دیکھنے کی وہ خواہش رکھتی تھی اور اسے یقین تھا کہ اس کامیابی میں آدھے سے زیادہ ہاتھ نانی کی بھرپور دعاؤں کا تھا جو وہ اس کے لیے کیا کرتی تھیں۔رابیل کی شادی ہونے والی تھی تو وہ گجرانوالہ آئی ہوئی تھی۔اس کی مصروفیات کی وجہ سے ایک شہر میں رہنا مشکل ہوتا تھا لیکن پھر بھی جب اسے کوئی لمبی بریک ملتی تو وہ اسی رنگین ملک کے اسی رنگین شہر کہ اسی رنگین گلی کہ اسی رنگین گھر میں رہنے آتی جس ۔گھر نے اس کی زندگی میں ڈھیروں رنگ بھرے تھے

یہ ایک ڈے ٹائم ویڈنگ تھی۔وہ پیچ رنگ کی کامدار میکسی پہنے ہال میں داخل ہوئی تھی۔بال کھلے تھے اور سٹریٹ کیے ہوئے تھے۔کانوں میں ننھے ننھے روز گولڈ بالیاں پہنی تھیں اور ساتھ میں نیوڈ ہیلز۔وہ ہال میں داخل ہوئی تو سب

سے پہلی نظر اس کی نظر رابیل پہ پڑی تھی۔رائل ریڈ جوڑے میں وہ اس قدر حسین اور خوش لگ رہی تھی بالکل ایک ڈریمی برائیڈ کی طرح۔"میں تم سے ناراض ہوں!"وہ جو خوشی خوشی اس کے پاس آئی تھی ہاتھ باندھ کر کھڑی ہوگئی۔"وجہ؟"احلام نے اس سے پوچھا۔"تمہیں نا کوئی ہفتے،بلکہ مہینے پہلے آنا چاہیے تھا میرے گھر،ساری تیاریاں اکیلے کی ہیں میں نے ہنہ!"رابیل نے اس سے کہا۔"میں نہیں آسکی،میرا دل ٹوٹا ہوا تھا۔"احلام نے اسے معصومیت سے کہا۔

"کیوں؟کیا ہوا؟"رابیل نے اس سے پریشانی میں پوچھا۔

"میرا دل جس پہ "فداہ" ہے،وہ پہلے سے ہی شادی شدہ ہے"احلام نے اسے جواب دیا تو رابیل بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم کبھی نہیں سدھرو گی۔"

"ONCE AN AHLAAM, ALWAYS AN AHLAAM"

وہ دونوں آپس میں بات کر رہی تھیں جب ایک ویٹر ان کے قریب آیا۔

"میڈم یہ آپ کے لیئے ہے۔" ویٹر نے اسے ایک پیکیج تھمایا اور چلا گیا۔ "یہ کیا ہے؟" رابیل نے احلام سے پوچھا۔ "پتا نہیں۔" وہ دونوں ایک ٹیبل پر جا کے بیٹھ گئیں۔ احلام نے پیکیج کھولا۔ اندر ایک ڈائری تھی۔ اس نے ڈائری کھولی تو پہلے صفحہ پر لکھا تھا:

To,

Miss unknown.

www.novelsclubb.com

"Let's complete the remaining dreams

together.

Shall we?"

F. u. F.!

www.novelsclubb.com

احلام نے پنے پلٹے تو باقی سارے صفحات خالی تھے۔پھر اس کی نظر آخری صفحے

پر پڑی۔

"احلام یعنی خواب! میں کیسے بھول سکتا ہوں؟"

وہ دھیمے سے مسکرائی۔اس کی نیلی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔گال ہلکے ہلکے گلابی ہو رہے تھے۔"خدانا خواستہ تم شرما تو نہیں رہی؟"رابیل نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔"آج شادی ہے نا تیری تمیز سے بیٹھ!"احلام نے رابیل سے کہا۔"اللہ جی نے تمہیں اس لڑکی کے شر سے نہیں بچایا۔"وہ بالکل دھیمے سے بولی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

(ختم شد)

میری اس پہلی تحریر کو پڑھنے کے لیے آپ سب کی سچے دل سے شکر گزار

ہوں۔

www.novelsclubb.com